S_1996_10_920_924

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

این۔موہن
بنام
ریاست کیرالہ اور دیگران

20 دسمبر 1996

کے۔رامسوامی اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز

کیرالہ سیکرٹریٹ ماتحت خدمات خصوصی قواعد: قاعدہ 7

سروس لا-سلیکٹ لسٹ-پینل میں امیدواروں کا حق-کیرالہ سیکرٹریٹ ماتحت سروس-قانونی اسسٹنٹ گریڈ-II کی بھرتی-سلیکٹ لسٹ-درخواست گزار کا نام فہرست میں شامل ہے لیکن اسے مقرر نہیں کیا گیا تھا-تقرری کے لیے ہدایت طلب کرنے والی تحریر-عدالت کی عبوری ہدایت کے مطابق درخواست گزار کا تقرر-اس کے بعد ایک اور نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں قانونی اسسٹنٹ کے عہدے پر تقرری کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں اور پینل پہلے ہی منسوخ کر دیا گیا تھا-ان حالات میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ درخواست گزار کی تقرری، اگرچہ عدالت کی ہدایات کے تحت، باقاعدہ نہیں کی جا سکتی ہے-اپیل-منعقد، عدالت عالیہ نے اس دلیل کو درست طور پر مسترد کر دیا کہ اگرچہ تقرری کے لیے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ درخواست گزار کو تقرری کا کوئی حق نہیں ہے ابھی تک اسے باقاعدہ بنایا جانا چاہیے کیونکہ اسے عارضی طور پر عدالت حکم کی بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا-عبوری حکم کے ذریعے تقرری سے کوئی حق پیدا نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی درخواست گزار کو اس بنیاد پر باقاعدگی کا کوئی حق ملتا ہے-عدالت عالیہ نے کوئی غلطی نہیں کی ہے اور نہ ہی مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کے کسی غلط اصول کا اعلان کیا ہے۔

اشوک کمار اور دیگر بنام چیئرمین بینکنگ سروس ریکروٹمنٹ بورڈ اور دیگر اے آئی آر (1996) ایس سی 976، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام ایشور سنگھ کھتری اور دیگر (1992) ایس یو پی پی 3 ایس سی سی 84؛ شنکراسن دش بنام یونین آف انڈیا، (1991) 2 ایس سی آر 567؛ بابیتا پرساد اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگران (1993) ایس یو پی پی 3 ایس سی سی 268؛ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چندی گڑھ بنام دلباغ سنگھ

اور دیگران (1993) 1 ایس سی سی 154؛ نگر مہا پالیکا، کانپور بنام ونود کمار سریواستو، اے آئی آر (1987) ایس سی 847؛ ریاست ہریانہ بنام سبھاش چندر نرواہا اور دیگر (1974) 1 ایس سی آر 165؛ ریاست بہار اور دیگر بنام بہار اسیکرٹریٹ اسسٹنٹ کامیاب امتحانات یونین 1986 اور دیگر (1994) 1 ایس سی سی 126؛ ڈاکٹر ایم اے حق بنام یونین آف انڈیا، (1993) 2 ایس سی سی 212 اور سریندر کمار گیانی بنام ریاست راجستھان، اے آئی آر (1993) ایس سی 115؛ حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت (سی) نمبر 24398۔

1992 کے او پی نمبر 13328 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 22.11.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے ٹی۔ ایل۔ وی۔ آئیر، پی۔ سنتھلنگم اور کے۔ وی۔ سری کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت عرضی کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے، جو 22 نومبر 1996 کو او پی نمبر 13328/92 میں دی گئی تھی۔

اس میں درخواست گزار نے محکمہ معاشیات اور شماریات میں اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتے ہوئے کیرالہ سیکرٹریٹ ماتحت سروس خصوصی قواعد (مختصر طور پر 'قواعد') کے تحت منتقلی کے ذریعے لیگل اسسٹنٹ گریڈ II کے طور پر بھرتی کے لیے درخواست دی تھی۔ قواعد کا قاعدہ 7 زمرہ 7 کے عہدے پر تقرری کا طریقہ کار تجویز کرتا ہے، یعنی۔ , لیگل اسسٹنٹ، گریڈ II، (i) براہ راست بھرتی کے ذریعے؛ یا (ii) اسسٹنٹ تامل ٹرانسلیٹر ز، اور اسسٹنٹ کنٹر ٹرانسلیٹر ز سے تقرری؛ یا (iii) کیرالہ سیکرٹریٹ ماتحت سروس میں کسی دوسرے زمرے سے تقرری یا ترقی؛ یا (iv) حکومت کے تحت کسی بھی محکمے میں یا کیرالہ عدالت عالیہ کی خدمت میں کسی بھی زمرے سے منتقلی۔ اس کے مطابق، درخواست گزار اور دیگر نے قانونی معاون کے طور پر منتقلی کے ذریعے تقرری کے لیے درخواست دی۔ قواعد میں گردش اور کوٹے کے قواعد مقرر کیے گئے ہیں۔ درخواستیں محکموں کے بذریعے دی گئیں، تحریری امتحان 8 اگست 1989 کو منعقد کیا گیا اور میرٹ لسٹ 23 اکتوبر 1989 کو تیار کی گئی تاکہ دوسرے محکموں سے منتقلی کے بذریعے لیگل اسسٹنٹ، گریڈ II کی ایک پوسٹ کو پر کیا جا سکے۔ درخواست گزار کو میرٹ لسٹ میں نمبر 13 پر شامل کیا گیا تھا۔ اگرچہ خالی آسامیاں موجود تھیں، لیکن انہیں مقرر نہیں کیا گیا۔ اس لیے انہوں نے تقرری کی ہدایت کے لیے رٹ پٹیشن دائر کی۔ عبوری ہدایت کے مطابق، انہیں 15 اکتوبر 1992 کو مقرر کیا گیا۔ 15 دسمبر 1992 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے دیگر محکمہ جاتی

امیدواروں سے لیگل اسسٹنٹ، گریڈ II کے عہدے کو پر کرنے کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ نتیجتاً انتظار کی فہرست منسوخ کردی گئی۔ یہ دعوی کیا گیا کہ 1989 میں تیار کی گئی فہرست اب بھی عمل میں ہے۔ یہ ارادہ نہیں تھا کہ فہرست کسی خاص مدت تک محدود رہے۔ درخواست گزار کو ہدایت کے مطابق موجودہ خالی جگہ پر مقرر کیا گیا تھا۔ لہذا، دوسرے محکموں سے درخواستیں طلب کرنے والے 15 دسمبر 1992 کو شائع ہونے والے نوٹیفکیشن سے قطع نظر اسے باقاعدہ بنانا ضروری ہے۔ اس پس منظر میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ درخواست گزار کی تقرری، حالانکہ عدالت کی ہدایات کے تحت، باقاعدہ نہیں کی جاسکتی۔ درخواست گزار نے یونین آف انڈیا اور دیگر بنام ایشور سنگھ کھتری اور دیگر (1992) ایس یو پی پی 3 ایس سی سی 84، پر انحصار کیا۔ اور دعوی کیا کہ موجودہ خالی آسامیوں کو سلیکٹ لسٹ سے پر کیا جانا چاہیے اور اس میں کمی من مانی اور اس کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ شنکراسن دش بنام یونین آف انڈیا (1991) 2 ایس سی آر 567 میں، ایک آئینی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ منتخب امیدواروں کی فہرست میں صرف نام شامل کرنے سے کسی بھی امیدوار کو منتخب ہونے کا کوئی حق نہیں ملتا جب تک کہ متعلقہ قواعد اس کی نشاندہی نہ کریں۔ بابیتا پرساد اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر (1993) ایس یو پی پی 3 ایس سی سی 268، اگرچہ پینل کی عمر مقرر نہیں کی گئی تھی، لیکن اسے معقول وقت تک محدود رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ طویل انتظار کی فہرست کو "انفنٹم ان جیور ریپر وباٹور" کے اصول کے پیش نظر لامحدود میں نہیں رکھا جا سکتا۔ تقرری کے مقصد کے لیے ان لوگوں کے درمیان فرق جو پہلے ہی مقرر ہو چکے ہیں اور جو انتظار کی فہرست میں ہیں یا تربیت حاصل کر چکے ہیں اور تقرری کے لیے انتظار کر رہے ہیں۔ اسے من مانی نہیں مانا جا سکتا۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ پینل بہت لمبا تھا اور اس کا مقصد آنے والی نسلوں کو کئی دہائیوں تک غیر معینہ مدت تک روکنا تھا تا کہ بہت بعد میں پیدا ہونے والی آسامیوں پر غور کیا جا سکے۔ درحقیقت، اگر پینل کو ختم ہونے تک موثر رہنے کی اجازت دی جاتی تو آنے والی نسلوں کو بہت طویل عرصے تک باہر رکھا جاتا۔ اس قسم کے پینل کو کسی ایسے پینل کے برابر نہیں کیا جا سکتا جو موجودہ خالی آسامیوں یا مستقبل قریب میں پیدا ہونے والی متوقع خالی آسامیوں کے ساتھ مل کر تیار کیا گیا ہو۔ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چندی گڑھ بنام دلباغ سنگھ اور دیگر (1993) 1 ایس سی سی 154 میں، یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ایک امیدوار جس کا نام سول عہدے پر تقرری کے لیے منتخب فہرست میں جگہ پاتا ہے وہ اس طرح کی تقرری کے لیے حقدار کسی مخصوص اصول کی عدم موجودگی میں اس عہدے پر مقرر ہونے کا ناقابل عمل حق حاصل نہیں کرتا ہے اور وہ اس کی تقرری سے صرف اس صورت میں ناراض ہوسکتا ہے جب انتظامیہ من مانی طور پر یا بغیر کسی حقیقی یا درست وجہ کے ایسا کرے۔ نگر مہاپالیکا،

کانپور بنام ونود کمار سریواستو، اے آئی آر (1987) ایس سی 847 میں، یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ایک سال کے لیے انتظار کی فہرست کی عمر کی حد بندی کی بنیادی وجہ واضح طور پر اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ دوسرے اہل افراد آنے والے سالوں میں عہدوں کے لیے درخواست دینے اور تقرری کے لیے منتخب ہونے کے اپنے امکانات سے محروم نہ ہوں۔ ریاست ہریانہ بنام سبھاش چندر نرواہا اور دیگر (1974) 1 ایس سی آر 165 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ اگرچہ خالی آسامیاں موجود تھیں لیکن منتخب امیدواروں کو تقرری کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ حکومت کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ جائز وجوہات کی بنا پر فہرست سے امیدواروں کا تقرر نہ کرے۔ ریاست بہار اور دیگر بنام سیکرٹریٹ اسسٹنٹ کامیاب امتحانات یونین 1986 اور دیگر (1994) 1 ایس سی سی 126، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ کوئی شخص منتخب ہونے کے بعد، اکیلے پینل میں شامل ہونے کی وجہ سے، تقرری کا کوئی ناقابل عمل حق حاصل نہیں کرتا ہے۔ پینل سازی، بہترین طور پر، تقرری کے مقاصد کے لیے اہلیت کی ایک شرط ہے اور خود انتخاب یا تقرری کا حق پیدا کرنے کے مترادف نہیں ہے جب تک کہ متعلقہ قواعد اس کے برعکس بیان نہ کریں۔ اس صورت میں سلیکٹ لسٹ امتحان میں میرٹ کی بنیاد پر بغیر کسی اہلیت کے نمبروں کے تیار کی جاتی تھی۔ امتحان دینے والے تمام افراد کو میرٹ لسٹ میں درجہ دیا گیا۔ انہوں نے ملاقات کے حق کا دعوی کرتے ہوئے کہا کہ جب تک فہرست ختم نہیں ہو جاتی، کوئی نئی فہرست تیار نہیں کی جا سکتی اور وہ تقرری کے حقدار ہیں۔ اس دلیل کو مسترد کر دیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ متعلقہ قواعد میں ان افراد کو ناقابل عمل حق دینے کا کوئی التزام نہیں ہے جن کے نام فہرست میں شامل ہیں۔ قواعد کے تحت حکام کو وقت کی حد طے کرنے سے منع کرنے کا کوئی التزام نہیں ہے۔

فاضل وکیل شری ٹی ایل وی آئیر کا کہنا ہے کہ فہرست شائع نہیں کی قابل تھی اور اس لیے پینل کی میعاد ختم نہیں ہوئی تھی۔ ہمیں کوئی قوت نہیں ملتی۔ یہ حقیقت کہ امیدواروں کا تقرر پینل سے کیا گیا تھا، اس کی اشاعت کا ثبوت ہے۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اگرچہ درخواست گزار کو تقرری کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اسے عارضی طور پر عدالت حکم کی بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا، اس لیے پہلے سے کی گئی تقرری کو جاری رکھنے کی اجازت دی جانی چاہیے اور اسے باقاعدہ بنایا جانا چاہیے۔ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا ہے، اور ہمارے خیال میں صحیح ہے۔ عبوری حکم حتمی فیصلے کے نتائج سے مشروط ہے۔ اگر درخواست گزار حتمی فیصلے میں کامیاب نہیں ہوتا ہے تو عبوری حکم کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔ لہذا عبوری حکم کے ذریعے تقرری سے کوئی حق پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی درخواست گزار کو اس بنیاد پر باقاعدگی کا کوئی حق ملتا ہے۔ ڈاکٹر ایم اے حق بنام یونین آف انڈیا، (1993) 2 ایس سی سی 212 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ آئین کے آرٹیکل

309 کے تحت بنائے گئے بھرتی کے قوانین پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیے نہ کہ اس کی خلاف ورزی میں۔ اگر قواعد کو نظر انداز کرنے اور پبلک سروس کمیشنوں کو نظر انداز کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، تو یہ بغیر کسی حد کے غیر قانونی بھرتی کے لیے ایک پچھلا دروازہ کھول دے گا۔ بھرتی کے قوانین پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیے اور پبلک سروس کمیشن قوانین کو کولڈ اسٹوریج میں نہیں رکھ سکتا۔ اس لیے یہ کہا گیا کہ چونکہ موجودہ فہرست بند کر دی گئی تھی اور بھرتی پبلک سروس کمیشن کے بذریعے کی گئی تھی، اس لیے درخواست گزار کو اس عہدے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اشوک کمار اور دیگر میں اس عدالت فیصلے پر درخواست گزار کا انحصار بنا چیئر مین، بینکنگ سروس ریکروٹمنٹ بورڈ اور دیگر اے آئی آر (1996) ایس سی 976، کو صحیح طور پر قبول نہیں کیا گیا۔ اس میں مطلع کیے بغیر بعد میں پیدا ہونے والی خالی آسامیوں پر تقرری کو آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی قرار دیا گیا کیونکہ ہر کوئی ریاست کے تحت کسی عہدے پر تقرری کے لیے غور کا دعوی کرنے کا حقدار ہے۔ پیدا ہونے والی یا متوقع خالی آسامیوں کو مطلع کیا جانا چاہیے اور قواعد و ضوابط اور مقررہ طریقہ کار کے مطابق خالی آسامیوں اور انتخاب کی مناسب اطلاع کے بغیر کسی کی تقرری نہیں کی جا سکتی۔ لہذا، ویٹنگ لسٹ کے امیدواروں میں سے کی گئی تقرری غیر قانونی ہوگی۔ مذکورہ بالا معاملے میں بھی، اس عدالت نے عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم میں مساوی بنیادوں پر بھی مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ سریندر کمار گیانی بمقابلہ ریاست راجستھان، اے آئی آر (1993) ایس سی 115 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ بھرتی کیے گئے امیدواروں کی دستیابی پر عارضی ملازمین کی خدمات کو ختم کرنا حالانکہ پبلک سروس کمیشن کو قانون میں درست قرار دیا گیا تھا اور اسے قانون کی کسی غلطی سے خراب نہیں کیا گیا تھا۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے کوئی غلطی نہیں کی اور نہ ہی مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کے کسی غلط اصول کا اعلان کیا ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ٹی۔این۔اے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document